باب: 54

شہاب الدین سہروردیؒ

(1144 - 1235 AD)

شیخ الاسلام کا نام شہاب الدین اور کنیت ابو حفص عمر ہے۔ عراق کے ایک شہر زنجان کے مضافات میں واقع قصبہ سہر ورد میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تاریخ پیدائش شعبان 539AH/1144AD بتائی جاتی ہے۔ آپ کا شجرۂ نسب 13 واسطوں سے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کی دینی تعلیم اور روحانی تربیت آپ کے تایا حضرت عبدالقاہر ابوالنجیب سہروردی نے کی۔ حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سے بھی آپ نے براہ راست فیض حاصل کیا۔ شیخ شہاب الدین پہلے علم الکلام کا بہت شوق رکھتے تھے لیکن حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سے ملاقات کے بعد آپ کا یہ شوق علم لدنّی میں تبدیل ہو گیا۔ بہت مختصر عرصے میں آپ نے تفسیر، حدیث ، فقہ اور دیگر علوم دینیہ میں عبور حاصل کیا۔ آپ اپنے دَور میں عظیم المرتبت محدث اور فقیہ شمار کیے جاتے تھے۔ معرفتِ الٰہیہ کے لیے آپ نے بے حد و حساب مشقتیں اٹھائیں۔ حلال رزق حاصل کرنے کے لیے آپ لوگوں کا پانی تک بھرا کرتے تھے۔

آپ شافعی المذہب تھے۔ اور طریقہ، کامل اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ شیخ شہاب الدین کو خلافت اپنے تایا کے علاوہ حضرت ابو محمد عبداللہ بصریؒ اور حضرت ابو مدین مغربیؒ سے بھی حاصل ہوئی۔ شیخ صاحبؒ، 564AH/1168AD میں بغداد کی روحانی سیادت پر متمکن ہوئے اور آپ کی ذاتِ گرامی سلسلۂ سہروردیہ کے موسس ثانی کی حیثیت سے قرار پائی۔

رشد و ہدایت سے ہم آہنگ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ کی بیشتر تصانیف میں سے۔"عوارف المعارف" کو دنیائے تصوف میں بہت بلند مقام حاصل ہے۔ اسے آپ نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں تصنیف فرمایا۔ یہ کتاب دراصل اُس وقت کی ضرورت کے مطابق حجازی، عراقی، شامی اور مصری اربابِ تصوف کے لیے تحریر کی گئی تھی اور اس کے ذریعے سے ان کی اصلاح مقصود تھی۔ شیخ صاحبؒ کا تصوف دراصل شریعت و طریقت کے امتزاج کے ساتھ ساتھ زہد و عبادت کا سنگم بھی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نہ تو طریقت کو شریعت سے جدا کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی شریعت کے تقاضے، طریقت پر کاربند ہوئے بغیر پورے ہوتے ہیں۔

بے شمار بندگانِ خدا نے شہاب الدین سہر وردیؒ سے فیض حاصل کیا۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آخر کار آپ کے غلاموں کی صف میں شامل ہو جاتے۔ حکومتِ وقت کی نظروں میں بھی آپ کا بڑا مقام و مرتبہ تھا۔ آپ نے متعدد بار امیر ناصر الدین اللہ احمد عباسی کی طرف سے بہ طور سفیر دوسرے ممالک کا سفر کیا۔ اس زمانے میں خوارزم شاہ سے اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ آپ نے اس سے مل کر اسے نصیحت کی کہ مسلمانوں کا یوں آپس میں لڑنا جھگڑنا درست نہیں۔ اس کے باوجود خورازم شاہ نے بغداد پر چڑھائی کر دی۔ آپ نہیں چاہتے تھے کہ مسلمان کی تلوار مسلمان کا گلا کاٹنے کے لیے اُٹھائی جائے۔ چنانچہ آپ نے بارگاہِ ایزدی میں دعا کی کہ اے باری تعالیٰ! خوارزم کو اپنے ارادے میں ناکام کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ خوارزم کی فوج ابھی راستے ہی میں تھی کہ ایک دم آسمان پر دُھند سی چھا گئی اور تیز ژالہ باری ہونے لگی جو کہ 20 روز تک جاری رہی اور فوج کو جان بچانا مشکل ہو گیا اور یوں اسے واپس لوٹنا ہی پڑا۔

شیخ سہر وردیؒ کی تعلیمات کے مطابق آپ کا کہنا ہے کہ ۔۔۔ سبب کو ڈھونڈنا اور سوال کرنا عوام کا رُتبہ ہے۔ اللہ کا بندہ بے اختیار اور غیر اللہ سے ناواقف ہوتا ہے۔ اور اللہ ہی کے فعل کا نظارہ کرنے والا اور اُسی کے حکم کا منتظر ہوتا ہے۔ جب یہ حالت ہوتی ہے تو عطا کا دروازہ اس کی طرف کھل جاتا ہے۔ اور کشف ہونے لگتا ہے جو قُرب کا ایک درجہ ہے۔ اس کے بعد تجلیٔ صفات اور پھر تجلیٔ ذات تک جا پہنچتا ہے۔ یوں پہلے فنا اور پھر بقا نصیب ہوتی ہے۔۔۔!

آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ۔۔۔ نوافل پر خدمت کو فضیلت حاصل ہے۔ خادم کا مقام جس کی طرف اسے توفیق ہوتی ہے ایک نادر مقام ہے۔ بعض خادم اپنے مقصد و مدعا کو پہنچ جاتے ہیں، بعض نہیں۔ اس نادیدگی کی وجہ ان کی اپنی نیت کا کھوٹ ہوتا ہے۔ جو خادم خالص محبت کرتا ہے وہ اپنے نفس کی پیروی نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ کے کام میں کسی کی ملامت سے نہیں ڈرتا۔۔۔!

شیخ شہاب الدین سہر وردیؒ نے آخری مرتبہ حج 628AH/1230AD میں کیا۔ اس سفر میں اہل عراق کی کثیر تعداد آپ کے ہمراہ تھی۔ حج سے واپسی کے بعد آپ کے معمولات جاری و ساری رہے۔ پھر آپ پہلی محرم 632AH/1235AD کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔